حروف

(Letters)

ذیل کی تحریری علامتوں کو ہم اچھی طرح پہچانتے ہیں:

د	ج	ب	ا
क	ख	ग	घ
A	B	C	D

کسی بھی زبان کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے ہم اس کی بنیادی آوازوں کی علامات سیکھتے ہیں۔ انھیں حروفِ تہجی (Alphabet) کہا جاتا ہے۔ آزادانہ ان حروف کے معنی نہیں ہوتے۔ زبان بولتے یا لکھتے پڑھتے ہوئے ہم نیچے دی گئی آوازیں بھی استعمال کرتے ہیں۔

با   بے   پر   تک   سے   میں

اور ان کے علاوہ بہت سی آوازیں، کیا ان کے کچھ معنی سمجھ میں آتے ہیں؟ اکیلے پڑے رہنے میں ا، ب، ج وغیرہ کی طرح یہ بھی بے معنی رہتے ہیں۔

اب ذیل کی مثالیں پڑھیے:

بے خوف

گھر تک   ہاتھ سے   باغ میں

یعنی دوسرے بامعنی لفظوں سے پہلے یا بعد میں آکر ان کے کچھ معنی سمجھ میں آنے لگتے ہیں۔ بے معنی حروفِ تہجی کی طرح یہ بھی حروف (Particles) ہیں، بات کرتے یا لکھتے وقت جنھیں دوسرے لفظوں کے ساتھ لانا ضروری ہوتا ہے۔ ایسے حروف کی چند قسمیں ہیں، یہاں جن کا تعارف کیا جاتا ہے۔

حرفِ جار (Preposition)

ذیل کے جملے پڑھیے:

☆ بچّے باغ میں کھیل رہے ہیں۔

☆ وہ گھر سے نکلا۔

☆ سر پر ٹوپی پہنو۔

☆ گیلی دیوار کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

☆ دریا تک پہنچ کر میں رک گیا۔

☆ پردوں کا رنگ اڑ چکا تھا۔

☆ ہم نے کھانا کھالیا ہے۔

ان جملوں میں خط کشیدہ حروف ایسے حروف ہیں جن سے ایک لفظ کا دوسرے لفظ سے تعلق قائم ہوتا ہے۔

''وہ حروف جو ایک لفظ کا دوسرے لفظ سے تعلق قائم کرتے ہیں، انھیں حرفِ جار کہتے ہیں۔''

انھیں حرف ربط بھی کہا جاتا ہے۔

حرفِ اضافت (Relative Particles)

ان لفظوں کو پڑھیے:

نسیم کا گھر **اسکول کے بچّے** **صبا کی کتاب**

ان لفظوں میں کا، کے، کی ایسے حروف ہیں جو دو لفظوں کے درمیان نسبت/تعلق ظاہر کرتے ہیں۔

''وہ حروف جو دو لفظوں کے درمیان نسبت/تعلق ظاہر کرے، اسے حرفِ اضافت کہتے ہیں''

ان لفظوں میں گھر کی نسبت نسیم سے، بچّوں کی نسبت اسکول سے اور کتاب کی نسبت صبا سے ہے۔

ان مثالوں کو غور سے پڑھیے:

خالد کا مکان　　رضیہ کی گھڑی　　کتاب کے اوراق

اوپر کی مثالوں کے بارے میں ہم یہ سوالات کرسکتے ہیں:

(i) مکان کس کا ہے؟

(ii) گھڑی کس کی ہے؟

(iii) اوراق کس کے ہیں؟

ان سوالوں کا جواب ہوگا:

خالد　　رضیہ　　کتاب

خالد، رضیہ اور کتاب کی نسبت جس سے ظاہر کی گئی ہے، اسے 'مضاف الیہ' کہتے ہیں اور جن کی طرف ان کی نسبت ظاہر کی گئی ہے، انھیں 'مضاف' کہتے ہیں۔ ان میں مکان، گھڑی اور اوراق 'مضاف' ہیں۔

اضافت کے تعلق سے اب ذیل کی مثالیں پڑھیے:

ابنِ مریم　　زنجیرِ آہن　　بندۂ خدا　　گوشۂ عافیت　　بوئے گل

ان مثالوں میں حرفِ اضافت 'کا'، 'کے'، 'کی' استعمال نہیں کیے گئے۔ ان کے بجائے زیر/ ہمزہ/ ئے/ سے اضافت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ ان ترکیبوں کا اردو میں مطلب ہوگا۔

مریم کا بیٹا　　لوہے کی زنجیر　　خدا کا بندہ　　عافیت کا گوشہ　　گل کی بو

فارسی قاعدے کے مطابق اضافت کے لیے زیر/ ہمزہ/ ئے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ اردو میں اضافت کو لفظ کا، کے، کی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

حروفِ عطف (Conjunctions)

ذیل کے خانوں میں دیے گئے فقرے اور جملے غور سے پڑھیے:

(الف)	(ب)
جوان اور بوڑھے	میں تو وہاں پہنچا مگر وہی نہ آیا
آدمی یا انسان	یہ کتاب پڑھو یا وہ کتاب پڑھو
میں کہ وہ	میں نے اسے بہت سمجھایا لیکن وہ نہ مانا
	اس نے مجھ سے کہا کہ ابھی مت جاؤ

کالم (الف) کے فقروں میں دو اسموں اور ضمیروں کو ''اور، یا، کہ'' سے جوڑا گیا ہے۔ کالم (ب) کی مثالوں میں دو دو جملے ہیں جنھیں ''مگر، یا، لیکن، کہ'' سے جوڑا گیا ہے۔

''وہ حرف یا لفظ جو دو لفظوں فقروں' جملوں کو جوڑتا ہے' حرفِ عطف کہلاتا ہے۔''

حروفِ تخصیص (Emphatics)

ذیل کے جملوں کو پڑھیے اور دھیان دیجیے کہ انھیں پڑھتے یا بولتے ہوئے ہم کن لفظوں پر زور دیتے ہیں:

☆ اس نے اسکول کا منہ بھی نہیں دیکھا تھا۔

☆ تھوڑے ہی دنوں میں باغ کا منظر بدل جائے گا۔

☆ ہر شخص کو اس بات کا پتا چل گیا۔

☆ شکل دیکھتے ہو نا تم اس کی۔

ان جملوں کو ادا کرتے ہوئے ہم نے: ''بھی، ہی، ہر، نا'' لفظوں پر زور دیا ہے۔

''وہ حروف جو جملے میں کسی پہلو پر زور ڈالنے یا تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں، انھیں حروفِ تخصیص کہتے ہیں۔''

حروفِ فجائیہ (Exclamations)

ذیل کے جملے بآوازِ بلند پڑھیے اور غور کیجیے کہ انھیں ادا کرتے ہوئے ہم کن جذبات کا اظہار کر رہے ہیں:

☆ ارے! تم اب تک یہیں ہو۔

☆ واہ وا، کیا خوب!

☆ ہاں، ہاں! ذرا سنبھل کے چلو بھائی۔

☆ آہ ظالم نے بے وفائی کی!

کبھی کسی بات کے ردِ عمل کے طور پر جوش اور جذبے کے تحت ہمارے منہ سے ''اوہو، آہا، واہ، اُف، آہ'' جیسی آوازیں نکل جاتی ہیں۔

''وہ حرف جو جملے میں، خوشی، دکھ، حیرت کے جذبے کو ظاہر کرے، اسے حرفِ فجائیہ کہتے ہیں۔''

جیسے: سبحان اللہ، ماشاء اللہ، لاحول والا قوۃ، ارے، واہ وا، اُف، آہ، چہ خوب، اور چشم بد دور وغیرہ۔ واضح رہے کہ جذبات کا اظہار کرنے والے فجائیہ حروف کے بعد فجائیہ نشان ! لگایا جاتا ہے۔